محصول ... تین روپے

جلد ۶ | بمبئی ۔ دوشنبہ ۱۱ ۔ رمضان المبارک ۱۳۱۹ھ مطابق ۲۳ ۔ دسمبر ۱۹۰۱ء | نمبر ۴۸

مقدمہ انجیلش

ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات

خدا سلامت رکھے تو یہ خدا بخشے امیر صاحب خلد آشیان اپنی زندگی بھر یہی کوشش کرتے رہے کہ کسیطرح تمام اسلامی سلطنتوں مین (خواہ وہ کسی مذہب کی ہون) اتحاد پیدا ہو جائے وہ خود اسلامی سلطنتوں کی ترقی خواہ تھے شہنشاہ ایران اور سلطان المعظم سے اتحاد پیدا ہونیکی انھون نے زبردست بنیاد ڈالدی تھی ۔ مرحوم کے امیر حبیب اللہ خان صاحب بھی اُسی خیال کے نکلے آپنے تخت نشین ہوتے ہی قسطنطنیہ کیطرف مصافحہ کیلئے ہاتھ بڑھا دیا یعنے اُسی روز ایک ٹیلیگرام امیر المومنین سلطان المعظم کی خدمت مین اپنے منشور کا روانہ کر دیا کہ میرے اقتضے بارگاہ خلافت کا مخلص خیرخواہ رہیگا ۔ اور ہمیشہ چاہیگا کہ اس خاص محبت کی حفاظت کرے جو حضرت والد مرحوم اور حضرت خلافت مقدسہ کے درمیان تھی ہمیشہ قائم رہے اور روز بروز ترقی ہوتی رہے

لڑو کہانتک لڑتے ہو

ترچ اپنی حماقت شعاری سے باز نہین آتے ۔ وہ اپنی پُرانی جہالت پر اڑین ٹوٹے ہوئے ہین اسلئے گورنمنٹ نے بھی اب یہہ سوچ لیا ہے کہ جا ہے اونکی ہڈی ٹوٹے یا پسلی ۔ مگر عمر بھر سوختے مارے جاؤ چنانچہ جنوبی افریقہ بھیجنے کے لئے اور چھہ ملیشیا فوجین جمع کرلی گئی ہین ۔ دو ہزار ریومنری فوج کی تیاری کے لئے اور حکم نافذ کر دیا گیا ہے پہلی کھیپ جنوری مین روانہ ہوگی اور دوسری فروری مین نیوزیلینڈ کی رعایا بھی گورنمنٹ کی بڑی مددگار ہے ۔ وہان تیسری کا اعلان شایع ہونے پر صرف ۴۸ گھنٹے مین ۱۵۰۰ جانون کی درخواست آگئی کہ ہم جان نثاری کے لئے حاضر ہین غرض چاروناچار نظر قیصری گورنمنٹ کے جان نثار جو خاک و خون مین ملانیکو ٹوٹے پڑتے ہین ۔

چندہ پہنچگیا

حجاز ریلوے کے چندے کی نسبت بعض بدباطن ایسی اڑا دیتے ہین کہ ہمین تو اون کی جانچ ہی مین بڑی مشکل ہوجاتا ہے کہ یہ نقلی ہے یا اصلی ۔ وہی مثل ہے خوئے بد را بہانہ بسیار ۔ خدا نام ہے کوڑی پیسہ اپنی تھیلی مین سے نکالنا پڑے تو اونکا دم نکلتا ہے خواہ مخواہ کے حیلے بہانے نکالتے رہتے ہین ۔ بعض جہلا کا تو یہ قول ہے کہ چندہ کی رقم پہنچنے ہی نہین پاتی جس مقام پر قسطنطنیہ کے منی آرڈر کا ٹرانسفر ہوتا ہے وہین کر ... ہین یہ اُنکی محض خام خیالی ہے ۔ گورنمنٹ کا ایسا معقول ہے کہ کوئی ٹکٹ کوڑی بھی ہضم کر سکتا ۔ جتنی چندہ کی رقم کیٹی حجاز ریلوے بھیجی گئی تھی اوسکی رسید معہ شکریہ آگئی ہے ۔ ہم آسکی نقل یعنے صحیح اخبار کر دین گے ۔

بھاگنا ہی کام آگیا

ہماری بہادر فوج گورنمنٹ عالیہ کے منشا کو اب خوب سمجھ گئی ہے۔ اور وہ خود بھی بڑی چست غائبانہ اور کتا گئی ہوگی۔ اس وجہ سے انسپکٹر بہ حیثیت ماننے والی ہے۔ وہ دل و جان سے یہی کوشش کر رہی ہے کہ جس طرح ہوسکے جشن تاجپوشی کے عظیم الشان اور مسرت خیز جلسے میں بذات خود شریک اور سینے تان تان کر اور منہ پھیر تاؤ دے دے کر اہل ولایت کی آنکھوں میں فخر کا اعزاز حاصل کرے۔ اسی خیال سے ہماری ولایتی فوج نے پہلے سے اب بھاگنا یاد کر دیا ہے اور وہ ہر کام کو نہایت سرعت اور بہت کمال سے انجام دینے لگی ہے۔ دشمن کے مختلف گروہ جو کافرمین آ کے نکل جاتے ہیں اس سے ہمارے فوجی افسر پریشان ہوتے تھے۔ اور فوج بہت سست پڑجاتی تھی کہ ساری محنت خاک میں مل جاتی ہے۔ اسکی نسبت افسران فوج ہمیشہ غور کرتے رہے کہ یہ معاملہ کیا ہے۔ فوج کی بھوت ہیں یا دشمن کوئی ایسا ہے جو کہ نکل جاتا اور غائب ہوجاتا ہے۔ آخر برسوں کے غور و فکر اور پے در پے تجربوں کے بعد ہمارے تجربہ کار اور ذوی العقول افسروں نے اسکی وجہ دریافت کر ہی لی۔ وہ وجہ یہ ہے کہ فوج جو جنگل میں بھاگ رہے ہیں اسوجہ سے وہ بچپن ہی سے بھاگنے کی مشق کرتے ہیں اور مشق کی وجہ سے جوانی میں وہ کالکا ریلوے کے انجن بن جاتے ہیں۔ دشمن کی فوج نے ذرا بھی انکا پیچھا کیا سر پر پاؤں رکھ کر ایسے اوڑ گئے کہ گویا زمین پر ہی نہیں۔ حریف کی فوج لینا پچھتا دوڑتا رہ گئی اور وہ غائب ہوگئے۔ ہماری بہادر اور تجربہ کار فوج نے دیکھ کر سمجھا اگر کوئی تہذیبی سمجھتی تھی کہ انسانی دوڑ کا اندازہ کیا۔ آگے پیچھے بھاگتی تھی اور وہ پھیلا دیکھے گئے یہ ہوجا بکری تو آخر ہماری

ولایتی تہذیب بالائے طاق

رکھدی جائے۔ بے تکلفی کے ساتھ بھاگنے میں کوٹ پتلون کے ٹانگے اوڑ جائیں تو باس انگلش جوتوں سے فی گھنٹہ ہزار قدم زیادہ ہی بھاگنا چاہیے۔ بلکہ یہ چاہیے کہ وہ اگر گھوڑے کی طرح بھاگیں تو ہم گورے خر کی طرح دوڑیں تاکہ فوج جنگل سے نکلنے نہ پائے۔ چنانچہ اب ہماری بہادر فوج ہاتھ پاؤں جھٹک کے ڈچوں کو ہر طرح خاک میں ملانے کے لئے مستعد ہو گئی ہے۔ اب اگر ڈچوں کا کوئی آوارہ گرد گروہ مقابلہ میں آجاتا ہے تو۔ اس کے اڑنگا ہی نہیں بچ سکتا۔ اول تو یہ انکو ہاتھوں ہاتھ دھر دبوچتی ہے اور اگر کسی داؤں گھات سے وہ نکل بھاگے تو پھر بھی ایسی بے تحاشا اسکے پیچھے پڑتی ہے کہ ایک بھی فوج جان بچا کے سلامت نہیں نکل سکتا۔ پہلے تو اسکا یہ قاعدہ تھا کر دس بیس میل بھاگ کر ہوئی ڈچوں کا پیچھا کیا اگر وہ ہاتھ آگئے تو آگئے نہیں تو یہ کہہ کے لوٹ پڑی کہ کون بھگوڑے دن کمیا تھا بھاگ بھاگ کر اپنی چولیں ڈھیلی کرے۔ پھر کبھی دیکھا جائیگا۔ مگر اب انھوں نے اس قاعدہ کو چھوڑ دیا۔ اسکے بدلے یہ قاعدہ پکڑا ہے کہ فوج کیسے ہی بھاگیں اور کتنا ہی بھاگیں لیکن ان کا پیچھا نہیں چھوڑنا چاہیے۔ آخر کہیں تو وہ ٹھیریں ہی گے اور کبھی تو ہاتھ آویں ہی گے غرض اونکو پکڑ لینا چاہیئے۔ اس قاعدے پر ہماری بہادر فوج بڑی سرگرمی اور پاؤں دوڑی کیا تھا کہ کئی قسمیں اقتسمیں ایسی حاصل کیں کہ باقیماندہ فوج بھی خود بخود زیر ہو جائیں تو عجب نہیں کیونکہ فوج اب بھاگنے میں بھی ہماری چالاک جو بہادر آچھوں کا نسخہ گیت فوج سے بیش نہیں لیجاسکتے۔ چنانچہ گزشتہ ہفتہ سے پچھلے ہفتہ میں ہمارے بہادر بروس ہیملٹن نے ڈچوں کو ایسی

فاش شکست دی

کہ جتنے فوج مقابلہ میں تھے اور ... کو آئندہ شکست کھانیکا بھی موقعہ نہیں مل سکتا۔ جنرل ہیملٹن کی فوج سے مقابلہ تھا۔ پہلے تو وہ کئی گھنٹہ تک بڑی مستعدی کے ساتھ میدان میں اڑی رہی۔ جب ہماری فوج نے دوڑ میں مقابل ہو جانے کے ارادے سے پاؤں اوکھڑ گئے۔ اور حسب دستور وہ فرار دوڑی مگر جا کہاں سکتی تھی۔ ہمارے چست چالاک فوج بھی آگا پیچھا سنبھال کے ایسی نکلی کہ جنرل ہیملٹن کی فوج کو جا ہی دبوچا۔ اور ایسا دبوچا کہ ایک فوج بھی اڑنگا سے نہ نکل سکا۔ اس فتح سے لارڈ کچنر بہادر بہت خوش ہوئے۔ چنانچہ وہ خود اس جنگ کے متعلق یہ یوں یا تار دیتے ہیں کہ بروس ہیملٹن کی فوج امید سے زیادہ چست و چالاک نکلی اور نے دشمن کی فوج کا ایسا پیچھا مارا کہ ایک فوج بھی جنگل سے نہ نکلنے پایا۔ فوج فوج کے پیچھے بہت تیزی کے ساتھ بھاگی کہ ۲۴ گھنٹے میں ۸۰ میل راستہ طے کر ڈالا۔ اگرچہ اس طرح سرپٹ دوڑتی تو دشمن کی فوج کبھی ہاتھ نہ آتی۔

واقعی بات یہ ہے کہ ہماری فوج نے یہ بہت بڑا کام کیا۔ کہ چوبیس گھنٹے میں ۸۰ میل راستہ طے کر لیا۔ گویا فی گھنٹہ ۳ میل ۴۲ قدم ایک فٹ ۱۶-۱ انچ کی چھلانگ کا اوسط پڑتا ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو سوائے ولایتی فوج کے اور کسی سے اس طرح بھاگنے کی ہمت نہیں ہوسکتی۔

اب فرمائیے کہ ہماری بہادر فوج نے جو دوڑ دھوپ اور بھاگنے میں مہارت پیدا کی۔ وہ بہی کام آہی گئی۔

سب کسر نکل جائیگی

نامعقول ڈچون کی وحشت کا رونا کہان تک رویا جائے ... بعض وقت تو ایسی کرتوت کر بیٹھتے ہین کہ لارڈ کچنر بہادر جیسے سخت دل کا دل بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہو لارڈ کچنر بھی اب تو انکی وحشیانہ حرکات سے تنگ آگئے ہین۔ انکو زیادہ تر اس سے اور پیچ و تاب ہوتا ہے کہ جب انسے کسی بیہودہ حرکت کی نسبت شکایت کیجاتی ہے تو وہ صاف مکر جاتے ہین کہ ہم سے کبھی کوئی عیب حرکت ہو ہی نہین سکتی بلکہ وہ کمبخت ہمارے فوجی افسرون پر الزام لگا دیتے ہین کہ فلان افسر نے یہ بدمعاشی کی اور فلان نے یہ بیجا حرکت کی۔ لارڈ کچنر بیچارے دانت پیسکر رہ جاتے ہین۔ سوائے اسکے بالفعل اور کر کیا سکتے ہین کہ جنگی آفس مین اونکی گستاخیون کا رونا رو لین۔ حال مین بھی انہون نے نامعقول ڈچون کی گستاخانہ حرکت کی سخت شکایت کی ہے۔ انہون نے بہت سے افسرون اور سپاہیون کی گواہیان بھی اسبارے مین پیش کی ہین۔ ڈچون نے ایک لڑائی مین تو یہ ستم کیا کہ جو بہادر گورے گولی لگتے ہی قلابازی کھا گئے وحشی ڈچون نے پھر بھی انپر ہاتھ صاف کیا۔ بیچارا صاحب تو خاک و خون مین لوٹ رہا ہے اور وہ اس سے دل لگی کر رہے ہین۔ کبھی گودا مار دیا کبھی جوتی مار دی۔ کبھی چٹکی لے لی۔ کبھی ڈھکیلا دیا۔ کبھی گھسیٹا پھر لیا۔ غرض پہلو تو ادھر ادھر سو نوچ لیا۔ اور بعد مین تمام کپڑے اوتار لئے۔ لارڈ کچنر بہادر کو اس وحشیانہ حرکت پر اسوجہ سے زیادہ غصہ آیا کہ ظالم ڈچون نے لفٹننٹ مارٹن کی لاش کو بھی

کیون موت نے دہکا دیا ہے

پادریان علیہ الانجیل کو جو مفت کا کھانے اور پہننے کو بارہ جیسے مل جاتا ہے تو انکو ایسی ہی سوجھنے لگی ہے کہ ٹہکانا جسکا لگے زمین ہو نہ آسمان پر۔ چین مین جو پادریون نے اپنا سکہ جماکے غریب چین کو تمام دول یورپ سے انہون لٹوا دیا۔ اس کامیابی پر وہ بڑے خوش ہو رہے ہین۔ اور وہ اپنے آپکو قابل فخر اور توسیع حکومت کا آلہ سمجھنے لگے ہین۔ اور سچ ہی یہی بات کہ وہ جس قدر داڑھی شریف پر بہت پیری کرکے غراتے ہین تھوڑا ہے کیونکہ چین مین گو بڑ کیا کہ انہون نے گورنمنٹ عالیہ کو اندرون ملک دھکیل ہی دیا۔ کئی کروڑ روپیے فایدہ ہوگیا وہ الگ۔ فوجی بہادری کا ڈنکا بجا وہ الگ۔ اور ہمیشہ کے لئے فوج جم گئی وہ الگ گو کہ خالص بانچر والا معاملہ نہین رہا۔ اور بھی سات پانچ لپٹ گئے مگر خیرات بخشیہ لیا جائیگا۔ مثل مشہور ہے جسکی لاٹھی اوسکی بھینس جسکا روواز پر دست پڑ گیا اوسکی حکومت وسیع ہوگئی۔ خیر یہ تو کچھ معاملہ ایسا زوردار تھا۔ کیونکہ ایک تو چینی خود ہی مُردار تھے دوسرے اور بھی کئی شریک لپٹ پڑے اسوجہ سے پادریون کو سوجھی کہ اب کسی بڑے ملک پر اڑنگا مارنا چاہیئے۔ چنانچہ ایک بڑے پادری صاحب کو افغانستان کی سوجھی ہے۔ مسٹر پالمر پائن سے جو اسبارے مین مشورہ لیا گیا تو انہون نے صاف کہدیا چپکے ہی بیٹھے رہو۔ موت نے دہکا دیا ہے جو افغانستان نانی جی کا گھر نہین ہے تم الگ مصیبت مین پھنس جاؤگے۔ اور گورنمنٹ کو الگ دقتین اٹھانی پڑ جائینگی۔

امیر صاحب کیا کرتے ہین

امیر حبیب اللہ خان صاحب کی بیدار مغزی اور پولٹیکل کارروائیون کی انگریزی اخبار بھی اب تو بڑے دھڑلے کے ساتھ تعریفین کرنے لگے۔ گو کہ یہ دنیا سازی پر محمول ہوسکتی ہین۔ مگر نہین یہ تو صدق دلی کی تعریفین پائی جاتی ہین کیونکہ اونمین کوئی مذمت کا پہلو نہین جھلکتا نظر آتا۔ انگریزی اخبارات بڑی قدر شناسی کے ساتھ لکھتے ہین کہ امیر حبیب اللہ خان بھی (ماشاءاللہ چشم بد دور) اپنے والد مرحوم کیطرح سلطنت کے کاروبار مین رات دن مصروف رہتے ہین وہ انتظام مملکت مین ایسے مصروف رہتے ہین کہ سر کھجانے کی فرصت نہین ملتی۔ ملک کے انتظام کی تدابیر سوچنے کا وقت خاص ہے۔ جاسوسون کی رپورٹین سننے کا وقت علیحدہ ہے ہفتہ بھر کے تمام دن جدا جدا کامون کیلئے معین کر لئے گئے ہین۔ سر رشتہ جنگ کی اصلاح اور ضروریات پوری کرنے کا وقت علیحدہ ہے عالمانہ کامون کی انجام دہی کا وقت بھی مخصوص ہے۔ جمعہ کے روز امیر صاحب صبح کی نماز کے بعد سے رات کو عشا کے وقت تک سرآوردہ ملاؤن کی صحبت جمائے رکھتے ہین۔ سوائے جمعہ کے روزمرہ ۸ بجے سے ۱۲ بجے رات تک غیر سلطنتون کے معاملات پر غور کرتے رہتے ہین غرض کوئی وقت بیکار نہین جانے دیتے اپنے والد مرحوم کیطرح اپنے ملازمان سے بھی کام لیتے ہین ... رعایا کی بہبودی کا بہت بڑا خیال ... بر خبار ... دیدیا ہے کہ آئندہ فی روپیہ ایک آنہ سے زیادہ

گورنمنٹ کیا بھک منگی ہے

نو آبادی آسٹریلیا کیتعلق پہلے یہ خبر آئی تھی کہ اسنو بڑے خلوص کیساتھ گورنمنٹ سے التجا کی ہے کہ ہماری فوج جان نثاری کے لئے تیار ہے اور جنگ جنوبی افریقہ کیلئے تلملا رہی ہے۔ اس درخواست کی نسبت خبر دیگئی تھی کہ گورنمنٹ نے نہایت خوشی کے ساتھ اسکو منظور فرمالیا۔

اب اُس خبر کی نسبت یہ معلوم ہوا کہ وہ تو بانی ہی باتین تھین کیسی جان نثاری کیسی مد کیسی جنگ۔ کیسا شوق سنئے آپ سے بھی کوئی اٹھتے کے منھ مین گھستا ہی۔ چنانچہ وزیر اعظم مسٹر بارٹن صاحب اب یہ کہتے ہین کہ ہماری طرف سے بطور خود کوئی درخواست فوج بھیجنے کے لئے نہین کی گئی۔ کیونکہ گورنمنٹ نے کبھی اسبارہ مین ہم سے تحریک نہین کی۔ ہمکو مدد دینے سے انکار تو نہین۔ مگر یہ شوق بھی نہین کہ خواہ مخواہ اپنی فوج کو کٹوا دین گورنمنٹ خود اگر ہم سے مدد مانگے تو خیر ہم اپنی فوجین بھیج سکتے ہین۔

معلوم نہین مسٹر بارٹن کو ہماری گورنمنٹ کی نسبت ایسے ہتک آمیز کلمات کہنے کی کیسے جرأت ہوئی۔ کیا اونکو خبر نہین ہے کہ پارلیمنٹ کے ممبرون نے بالاتفاق گورنمنٹ برطانیہ کی نسبت ایک دفعہ یہ رائے قائم کردی تھی سو دنیا مین سب سے زیادہ طاقت والی ہماری ہی گورنمنٹ ہے اسمین شک بھی نہین۔ کیونکہ اسکا خزانہ بھر پور رہتا ہے فوج کی روز افزون ترقی ہی جنگی جہاز اسکی پاس سب سے زیادہ ہین۔ پھر اسکے آباد ہونے مین کیا کسر ہے مسٹر بارٹن نے کیا ہماری گورنمنٹ کو بھک منگی سمجھا ہے اگر آسٹریلیا کیسی جنگ کو

یہ تو ہونا ہی تھا

چین بیچارا عجب آفت مین پھنس گیا۔ اوس کے لئے وہی مثل ہوگئی کہ ادھر کنوان ادھر کھائی دول یورپ نے بظاہر تو اسپر رحم کردیا ہے مگر درحقیقت ہمیشہ کے لئے خلجان مین پھنسا دیا ہے۔ اگر اوسکی تمام سلطنت چھین لیجاتی اور فغفور چین مثل معمولی رئیسون کے زندگی کے دن کاٹتا تو موجودہ شاہی سے بہتر ہوتا۔ اب تو اوس غریب کا یہ حال ہے کہ نہ سوتے چین نہ جاگتے چین۔ دول یورپ نے ہر طرح ناک مین دم کر رکھا ہے۔ روس نے جو جنگ چین کے وقت کارروائی کی وہ تو لوگون کو معلوم ہی ہے کہ تھوڑی سی فوج تو اوس نے جرمن فرانس انگلستان وغیرہ کی فوجون کے ہمراہ کردی اور باقیماندہ فوج سے خاص منچوریا پر زور دیا اور بڑے ظلم و ستم کیساتھ تمام علاقہ کو اپنے قبضہ مین کرلیا۔ چین کو جب اس مخمصہ سے نجات ملی تو اسنے شہنشاہ روس سے رحم کی درخواست کی اسنے یہ جواب دیا کہ ہم فی الوقت اس ملک کو نہین چھوڑ سکتے ہان کچھ تخفیف کرسکتے ہین بشرطیکہ ہماری مرضی کے موافق تم معاہدہ کرلو۔ بیچارے چین نے اسیکو غنیمت سمجھا۔ اور وہ ہر طرح کی شرطین قبول کرنے پر آمادہ ہوگیا۔ غرض دونون سلطنتون کے وزیرون کی بابت باہمین بات چیت ہونے لگی اُسوقت جرمن فرانس۔ انگلستان۔ جاپان وغیرہ سبکو یہ معلوم ہوگیا۔ کہ چین اور روس کا منچوریا کے بابت معاملہ طے ہو رہا ہے۔ اسوقت تو سب کو کھٹی سادھ گئی۔ جب معاملہ طے ہوگیا تو اب انھون نے زور دینا شروع کردیا اور لگے چین کو دھمکیان دینے کہ جبرا و جورو سے بغیر ہماری اجازت کے کوئی معاہدہ کیا اور اگر

کیا دیسی کتے ہین

مسٹر سمڈلی جو خاص ولایتی ہین۔ اور لبرل پارٹی کی طرفدار ہین وہ آجکل ہندوستان مین دورہ کر رہے ہین۔ اور لوگونکو شراب کی بُرے نتائج سے آگاہ کرکے اس سے کنارہ کشی کی ہدایت کرتے ہین۔ چونکہ وہ اپنی انجمن کا فیض ہندوستانیون کو بالخصوص پہنچانے آئے ہین اسلئے دیسیون سے زیادہ انس رکھتی ہین۔ اسی سلسلہ مین وہ کانپور مین بھی وارد ہوئے اور ایک معزز دیسی کے مہمان ہوئے دیسی نے سطرح حق مہمانداری ادا کیا اور انکو اپنی گاڑی مین ساتھ لیکے تمام شہر کی سیر بھی کرائی۔ صاحب بہادر کو میموریل گارڈن دیکھنے کا شوق ہوا جو ۱۸۵۷ء کے انگریز مقتولین کی یادگار ہے مسٹر سمڈلی نے اپنے دوست سے وہان کی سیر کی تحریک کی۔ اوسنے کہا کہ گاڑی حاضر ہے آپ ضرور اسکی فرحت بخش ہوا کے مزے اڑائیے اسمین مین آپ کے ہمراہ نہین چل سکتا۔ اور چلا بھی چلون تو وہان گھس نہین سکتا۔ صاحب نے کہا کہ جب دیسی رعایا کا پیسہ اسکی نگہداشت مین صرف کیا جاتا ہے تو کیون نہین دیسی لوگ اندر جانے پاتے۔ صاحب بہادر نے جوش مین آکے کہا کہ تم ہمارے ساتھ چلو۔ ہم تمہین اندر کی سیر کرائینگے غرض دیسی دوست اونکے کہنے سے ساتھ ہولیا۔ مگر دروازہ پر پہنچتے ہی گاڑی روک دیگئی۔ گورے سپاہی پہرہ پر تھا اسنے دیسی ہمراہی کو دھتکار دیا مسٹر سمڈلی نے گورے سپاہی کو بہت سمجھایا۔ مگر وہ نمانا آخر اسیوقت سپرنٹنڈنٹ باغات بلائے گئے۔ انہون نے بھی اجازت دینے سے معذوری ظاہر کی۔ کہا کہ میٹی باغات کیطرف سے خاص ممانعت ہے مسٹر سمڈلی بھی اسکی سیر سے محروم واپس ہوگئے۔ پھر جو انہون نے اپنا فرض ادا کرنیکے لئے لکھ دیا کہ میموریل گارڈن

فرنگی فوج ہڑپ کر گئی

ہماری گورنمنٹ کے پادریان عیسائی انجیل نے اگرچہ قریب قریب تمام جہان کی مخلوق کو تہذیب اور انسانی ہمدردی کا سبق پڑھایا ہے۔ اور انگریزی اخباروں نے بہت کچھ سنجیدگی اور تہذیب کا بال پھیلا دیا ہے مگر افسوس کہ اب بھی بعض قومیں ایسی وحشی اور جانگلو دنیا میں پائی جاتی ہیں کہ اون کو انسانیت اور سنجیدگی و تہذیب ذرا بھی نہیں لگی۔ انگریزی اخبار تو ہمسری وحشیوں کے سب سے کیں کر بیٹھتے ہیں۔ اور ہم وحشی قوموں کی ناشائستگی کو روتے ہیں لیکن ... ہاں ایک ایسی سب سے بڑی قوم کا پتہ لگا ہے اگر انگریزی اور دیسی تمام اخباروں کے ایڈیٹر ملکے اوس قوم کی جان کو روئیں تو بھی تھوڑا ہے افریقہ کے اندرونی حصہ میں ایسی وحشی قومیں آباد ہیں جو درحقیقت مجسم جہل ہیں وہ انگریزی خیالات کے موافق ہی وحشی نہیں بلکہ درحقیقت جانگلو ہیں [illegible] اور درندوں میں صرف اتنا فرق ہے کہ درندے انسان کو بے تہذیبی کیساتھ پھاڑ کھاتے ہیں۔ اور وہ قومیں ذرا ہنر کے ساتھ تناول فرماتی ہیں۔ چنانچہ حال میں انٹورپ سے ایک مراسلہ نویس نے لندن کی انگریزی اخبار میں بھیجا ہے جسمیں سخت دردناک فقروں کے ساتھ ایک تازہ واقعہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ مراسلہ نگار لکھتا ہے کہ مقام سینگسی علاقہ کانگو کی وحشی قوم بگڑ اوٹھی۔ اوسکی سرکوبی کے لئے حکام کانگو نے زبردست جانفروش فوج کا ایک دستہ بھیجا جو اپنی ہمزنگی اندازہ میں ہر طرح اوس قوم کی سرکوبی کیلئے کافی تھا مگر [illegible]

چاروں طرف سے گھیر لیا

اور بے پیر ہی نہیں کیا اوسکو سخت قید میں رکھا یہ [illegible] تاراجوں نے وحشت کی کہ [illegible] کسی وحشی قوم نے نہی تھی یعنی فوج کے ایک ایک آدمی کو باری باری سے ذبح کر گئے اور باقیماندہ فوج کو دکھا دکھاکے آگ پر بھون بھون کے ناشتہ کرتے گئے۔ اسطرح وہ ظالم تمام فوج کو ہڑپ کر گئے۔ لندن میں جو یہ خبر پہنچی تو ہمدردان قوم سنتے ہی رقت کے مارے بیدم ہو گئے۔ اور عجیب [illegible] لینڈ [illegible] تو سنتے ہی غش آ گیا ہو غالباً ہر ایک ملک اور انسانی خیرخواہوں نے گورنمنٹ سے سفارش ضرور کی ہوگی کہ ہمارے قومی بھائی جو وہ ظالم اس بیدردی کیساتھ ہڑپ کر گئے از روئے حمیت انسانی اونکی خبر ضرور لینی چاہئے۔

ہم بھی اپنی پیاری [illegible] گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ ان وحشیوں کو سیدھا کرنے کیلئے کوئی کمیشن پادریوں کا بھیجا جائے۔ اگر ہماری گورنمنٹ نے ایسے وحشیوں کو آدمی نہ بنایا تو کچھ بھی نہ کیا بہت [illegible] خواہش ہے کہ کابل میں بجائے افغانی وحشیوں کو انسانی ہمدردی کا سبق پڑھائیں اور جنت کا راستہ بتائیں۔ انکی بجائے یہ جائز کہ کابلی وحشی تو اپنے آپ جنت کا راستہ ڈھونڈھ نکالینگے انکو چھوڑ کر علاقہ کانگو کے وحشیوں کو آدمی بنایا جاوے اور انکو مسیحی مذہب میں لا کر جنت کی کنجیاں [illegible] حوالے کر دیجائیں کیونکہ [illegible] خیال ہے کہ وہ وحشی [illegible] کے وحشی ہیں [illegible] رنگ ولایتی [illegible] سے زیادہ [illegible] گورے رنگ [illegible] لوٹ کرتے ہیں [illegible] کیلئے [illegible]

پھر رنگ بگڑا

خلیج فارس کے معاملہ کی نسبت جو کچھ خبریں آئی ہیں انہوں نے تو صاف یہی ثابت ہوتا تھا کہ اب جلدی ہی گڑبڑ نہیں [illegible] قسم کی چھیڑ چھاڑ کا احتمال ہے کیونکہ ہماری سرکار علاوہ [illegible] انسانی ہمدردی کے جوش میں ملک کے دخل و معقول کیلئے وہاں جاکر دو ہی تین [illegible] پاؤں نکال لیا [illegible] حضور سلطان [illegible] کویت کی قسمت [illegible] ملک میں [illegible] تیار ہے [illegible] غرض [illegible] میں شہر [illegible] برٹش جہاز [illegible] مقابلہ میں ترکی جہاز بھی [illegible] ہیں [illegible] نوبت پڑا پایا جاتا تھا لیکن اس وجہ سے صفائی کا اطمینان ہو گیا تھا کہ شیخ مبارک والی کویت خود اپنے قصور [illegible] سلطان [illegible] مگر حال کی خبروں سے [illegible] پائے جاتے ہیں۔ اعلیحضرت سلطان المعظم و شیخ مبارک [illegible] گئے ہیں۔ اور ان کو یقین ہو گیا ہے کہ [illegible] کسی غیر سلطنت سے سازش کرکے [illegible] چنانچہ نواب بصرہ [illegible] اعلیحضرت [illegible] شیخ مبارک [illegible] ایک [illegible]

معرکہ آرائی

لاہور میں مسلمانوں کی ایک مذہبی جلسہ کی تیاریان

ہم اس امر کو کمال مسرت سے شائع کرتے ہین کہ انجمن نعمانیہ - لاہور کا چودھوان جلسہ سالانہ ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ - جنوری سنہ ۱۹۰۲ء کو جمعہ ہفتہ اور اتوار کے دن بمقام لاہور بڑے تزک و احتشام سے منعقد ہوگا - جس کے لئے ابھی سے دھوم دھام کی تیاریان ہو رہی ہین - اس انجمن کا مقصد خاص مذہبی ہے - پولیٹیکل معاملات وغیرہ سے اسکو کوئی سروکار نہین - اور سب سے بڑی خصوصیت اس انجمن کی یہ ہے کہ نہ صرف مختلف اسلامی فرقون کے متعلق بلکہ غیر مذاہب والون کے مقابل بھی اسکی پالیسی بالکل صلح پسندی کی ہے - نہ صرف پنجاب بلکہ ہندوستان کے دیگر حصون کے بڑے بڑے نامی علما اور مشاہیر اور سپیکر اسکے سالانہ جلسہ مین شامل ہوتے ہین - اور اپنی فصیح و بلیغ تقریرون سے سامعین کو محظوظ فرماتے ہین -

گذشتہ جلسہ مین علاوہ لاہور کے علماء و فضلاء اور سپیکرون اور شعرائے نامدار کے پشاور - گوجرانوالہ - گجرات - سیالکوٹ - لودیانہ - کانگڑہ - پٹیالہ - نابھ - بہاولپور - دہلی - لکھنو - بمبئی - ہوشیارپور - جہلم - راولپنڈی - الہ آباد - ہند وغیرہ مختلف مقامات سے بڑے بڑے معززین اور بزرگان قوم شریک جلسہ ہوئے تھے - اور وعظ اور تقریرون اور نظمون نے وہ سمان باندھا تھا - وہ ابھی تک ہماری آنکھون کے سامنے ہے -

غرضکہ پنجاب مین انجمن نعمانیہ کا سالانہ جلسہ گویا ایک اسلامی تیوہار ہوتا ہے کہ لاہور کی رونق دوبالا ہو جاتی ہے - اور مختلف اقطاع ہند کے مسلمانون کو باہم میل جول اور ملاقات بڑھانے کا موقعہ بھی ملتا ہے - اس دفعہ کے سالانہ جلسے مین بالخصوص بہت ہی زیادہ رونق ہونے کی امید ہے کیونکہ ہندوستان کے بہت سے سربرآوردہ مشاہیر کیطرف سے تشریف آوری کے وعدے ہین - غرضکہ یہ جلسہ اپنی وضع کا بالکل نرالا اور بے نظیر ہوتا ہے - اور اہل اسلام کے ماننے والے مسلمان اس انجمن پر شیدا اور فریفتہ ہین -

عالیجناب لفٹنٹ کرنل سردار بہادر حاجی محمد عطاء اللہ خان صاحب رئیس اعظم پنجاب گذشتہ جلسہ کے میر مجلس تھے - اور اس دفعہ بھی ہی صدر نشین ہون گے -

جلسہ کی غرض محض "تبلیغ احکام الٰہی اور تحریص و تشویق علوم دین" بتائی گئی ہے - اور جو صاحب اس جلسہ مین کوئی مضمون یا نظم پیش کرنا چاہین انکے لئے ضروری ہے کہ ۱۵ - دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے پہلے جناب خلیفہ مولوی تاج الدین احمد صاحب پلیڈر و سکرٹری انجمن نعمانیہ لاہور کیساتھ خط و کتابت کرین -

بیرونجات کے مہمانون کے لئے انجمن کیطرف سے اور نیز رہائش اور جہاندار یکا انتظام بلا کسی قسم کی فیس کے ہرسال کیا جاتا ہے - البتہ یہ ضروری ہے کہ جو صاحب تشریف لانا چاہین تاریخ و وقت تشریف آوری سے ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء تک مطلع فرمائین - تاکہ ریلوے سٹیشن پر اُن کے استقبال کا - اور نیز فرودگاہ کرنے کا انتظام سہولت سے ہو سکے -

بہت عرصہ سے ای ہمدم حسینون نے نہین دیکھا چلین گنگا کنارے آج شاید چھٹ کا میلہ ہے

حضرت ہیچ چلئے آج چھٹ کا میلہ ہے - آنکھ سیر کرا لاؤنز حسینان جہان کا جھیلا ہے - نہین کہہ تو تمھین سینگ آ دون - بھئی معاف کرنا اس میلے جھیلے مین کون جائے - ڈھول اور دف کی صدائین پر ہنگام آوازین آپ ہی کو مبارک - ای واللہ آنکھ آپکی توند کی قسم - ستره بالشت کی ناک کی سوگند - ذرا چلکر دیکھئے تو کیا بہار ہے - آپ و ہوتی اور لنگوٹ سے باہر نہ ہو جائین تو میرا ذمہ - اسے اصل و جل چھٹ کا میلہ نہ ٹھہرا اندر کا اکھاڑا ٹھہرا - جسے ہر دیکھو نرالی ادا بندی ہے - عجیب ٹھاٹھ ہے - حضرت سلامت پرستش سنبھالے ہوئے یہان ہر ہر قدم پر قیامت برپا ہے - آنکھین سینک کر الگ ہو جائیں - شیم یہ کو وٹ گندم اگر بہم نرسد مفت غنیمت ہست - بھلا یہ کیا کم ہین - مولانا پیچ - خدا حافظ - ای تو بہ شرافت ٹپکتی ہو - منہ مین دانت نہ پیٹ مین آنت - مگر ان کا جوانی کی لالاین کو آرزو باقی ہے - گنگا مائی خدا ہماز کتنے کے پیٹ مین ز کا ڈالین گی - لالہ حضرات کی کمر زور بھی ضرور ہوگا -

بتان ہنسانہ ہر تن کرشمہ و ناز کو گنگا مائی کے درشن کا ایک حیلہ ہے - یاران طریقت کو شانہ سے شانہ رگڑنے کا ایک عمدہ وسیلہ ہے - سال بھر کے بعد اس باغ مین بہار آئی ہے - بہار تو یہی بہار ہے کہ ہمیشہ

بہار آئی ہے جو بن پہ گل و نسرین و سوسن ہے
جوانان چمن نازان ہین اپنے اپنے جو بن پر

صبح کا ذب کا اندھیرا اور چھٹ کا میلہ - رند ہون اور بھی خوب ہی موقعہ ہاتھ آیا - کیا انہین بھی کوئی گانٹھ سکے ہوسے دل ہی رہین گے -

حضرت سلامت کدھر خیال کا ٹٹو بھگایا۔ کہیں خواب تو نہیں دیکھ رہے ہیں۔ کہاں گنگا مائی کا اشنان اور کہاں رنڈیاں ایسے شان گمان کہاں پہونچ گئے؟

واللہ میں آپ ہی بیر نے صحرائی۔ آپ کو کچھ علم جغرافیہ پڑھے ہوتے جب تو؟ گنگا مائی کی راہ کر دیکھیں نیچ میں یہ لوگ گھسی ہوئی ہیں۔ اور عروضہ کے ادس کے قریب بی۔ این۔ کالج بھی واقع ہے۔ اس کو یون کے لئے اچھا موقع ہاتھ لگا ہے حالت طالب العلمی ہی میں پختہ کار ہو جاتے ہیں۔ اب ان زنانی بازاری کی بابت آیندہ سمع خراشی ہوگی ابھی اخبار "جبار بنو" کو مغز چاٹتے ہیں۔ لیجئے جلد رخصت۔

ع

پھر ملوں گا اگر خدا لایا

رقیق

محمد ولی الدین آختر سابق گلبرگہ

عشاق سے ہی کوچۂ معشوق میں میلے

رستہ نہیں ہے بھیڑ کے مارے نہ جن سے

چلئے ہیچ۔ خدا کہیں ہستی دنیا تک کاقیت کے بوسے سمیٹنے کے لئے زندہ رکھے۔ اور اخبار کے زر نگار اسے گردن کی زینت ہو۔ میرے بھی ناقص میں آج تک یہ نہ آیا تھا کہ یہ میلہ کیا چیز ہے اور لوگ کیوں غول کے غول مضطر و بے قرار و ناچار ہو کر سیر و تماشے کے لئے جایا کرتے ہیں۔ کوئی میلہ سنا اور دل تڑپ گیا بے چین ہو گئے۔ لاکھ کام ہیچ ہو۔ ہزار نقصان مگر کیا ممکن کہ میلہ چھوٹ جائے۔ خدا خدا کر کے تیسرے مضمون سے یہ مسئلہ لا ینحل حل ہوا۔ یعنی ایک مہربان مستحق لودہانی صاحبی گبر شرت۔ رنگین مزاج نے بیان فرمایا کہ دیکھنے کے لئے یا دکھلانے کے لئے؟ آپ تو جانتے ہیں کہ جناب علیہ الرحمہ

نہ حسین بے حسینوں کے بادا نہ حسینوں کے میلان خدا نخواستہ رنگین ہی نہیں جو خواہ مخواہ بناؤ سنگار کر کے تن تن کر شباب و یاست کی بہار دکھلا کر آب نکینا اس کے لئے البتہ کلام نہیں اور ہو تو کیوں کر جو خداوند عالم نے دو نون آنکھیں خاص انہیں کاموں کے لئے مرحمت فرمائی کہ اچھوں برون کو دیکھکر اس کی صنعت اور قدرت کی تعریف کرے۔ لیکن خالی خولی آنکھیں سینکنا بھی اپنے مذہب کے خلاف ہے گو پھر بغرض تفریح گھومتے گھامتے میلہ دیوی میں جا دھنسے۔ مجمع دیکھ کر آنکھیں کھل گئیں عاشق کے ارمانوں سے بھی زیادہ معشوق کے زلف طولانی سے ڈیڑھ ہاتھ لانبا سڑک پر نکلنا دشوار دو رویا دو کانیں اندر دوکانیں باہر دوکانیں جن میں نفیس نفیس دل لبھا لینے والے اسباب۔ طعام لذیذ کبابوں کی بو۔ چا کی تیزی بسکٹ کی کرکراہٹ خیر یہ تو معمولی چیزیں ہیں جو اکثر میلوں ٹھیلوں میں ہوا کرتی ہے۔ اگر کوئی خاص بات تھی تو حسینوں کا مجمع درگاہ کے سامنے چھتاری آم کے درخت خوبصورت نیچے نیچے جیسے بڑے اوپر ساہ، دیون کا جھگڑا تو گھونگھٹ کے آڑ سے حیا کا پہلو لئے ہوئے درگاہ کے آنے جانے والوں کو دیکھ رہا ہے کوئی شوخ بے باک کم سن چالاک طرار عیار بناؤ سنگار کئے سرخ جوڑا زیب بدن خون عشاق میں سرا پا ڈوبا ہوا۔ اپنے چاہنے والوں کو خرام ناز سے پامال کر رہا ہے۔

سرخ پہنے ہوئے پوشاک ستم ہے کون آیا

خون عشاق میں ڈوبا ہوا جلاد آیا

کسی کمال ترچھی نظر سے دو پارہ کیا کسی کو تیغ ابرو سے بسمل کیا۔ ای ہوی کے صدا میں مثل کوئی دل تھامے ہوئے کھڑا ہے کوئی لوٹ رہا ہے

کوئی بے خود ہو کر یہ شعر پڑھتا ہے۔

سینہ اپنا ادھار چلے ناز سے

پیچھے پیچھے کوئی کسی سے لپٹ کے

کہیں کوئی ... حیادار با عفت لپٹے عالم شباب ہے بے خبر سر کو جھکائے آنکھوں کو چرائے سوچ رہی ہے یا اللہ میں کس بلا میں گرفتار ہو گئی نامحرموں کا مجمع مردوں کا ریلا کیوں کر زیارت کریں کس طرح میں جاؤں۔ سر سے دوپٹہ ڈھل گیا ہے اپنے بل کہا کیا کروں کچھ چلتے ہیں کم سے کم پریشان ہو کر چہرہ کو تو چھپا لیں۔ مگر یہ کہیں ممکن ہو سکتا ہے اسلام پر کفر کا غلبہ۔ حد سے بڑھنے والے گیسو پر دست کرنے جاتے ہیں۔ حجاب اتنی ہی اجازت نہیں دیتا کہ آنکھ اوٹھا کر ایک نظر اتنا تو دیکھ لیں اس وقت اس بے خودی کے عالم میں بڑھ بڑھ کر کس کس کی نظریں پڑ رہی ہیں اور گستاخی سے کہاں کہاں تک موقع پا کر پہونچ گئی ہیں۔ نظم

کوئی بوٹا سا ہر کوئی سرو روان ؛ کوئی کم سن ہے کوئی جوان

کوئی حسرت آئے شرمیلی ؛ کوئی رنگین مزاج و البیلی

کوئی نادان ہے عقیل کوئی ؛ کوئی اشراف ہے ذلیل کوئی

کسی گل پر بلا کا ہے جوبن ؛ کوئی گل رو ہے رشک صد گلشن

ایک چاند سا ہر گر مکھڑا ؛ دوسری کی کمر ہے راز خدا

زلف پر خم ہے یا کہ دام بلا ؛ جبین چوتھے نہ حسن کی

کوئی ہے رنگ فقیر میں مخمور ؛ شان و شوکت پہ کوئی ہے مغرور

مل سا نگین کسی کا جامہ ہے ؛ خون عاشق میں ڈوبا ...

کوئی بن ٹھن کر راہ گذار ؛ کوئی گل پیرہن کا ہار

کوئی رخ کی بلائیں لیتا ہے ؛ کوئی غیرت سے جان ...

ضعف پیری سے چور ہیں ٹل ؛ اونکا کچھ نہیں ہم

کہیں ہیں ... ؛ دو حسن کے ... ہیں

بہشت کی قریوں باغ شداد کی حوروں ... ان کہولوں کو تو پوچھتی نہ تھا۔ روح کا مسئلہ علاحدہ ہے۔ ان کا ٹھاٹھ ہی جدا ہے ان

شب ہی زرا سجہ۔ ان کا ناز و نخرہ ہی ذو سرا ہے لسبہ کو خود جبر کی گزگزنگے۔ کسی کو اشارہ سے بیمار کر لیا۔ کسی کے جانب بوسوں کے لئے منہ بڑا کر بٹھا لیا۔ حسن دلکش۔ ادا۔ ایک گردو پیش سے نقصان پہونچے۔ رقیب عجیب [illegible] کیا ممکن ایک دو سرے کو ترچھی نظر سے دیکھے۔ بھولی بھولی باتیں پیاری پیاری صورت [illegible] ادائیں بانکپن۔ [illegible] ترچھی چتونیں شتر کی رفتار۔ قیامت کی گت [illegible] نے انہیں سے کھلا سکھایا۔ [illegible] سے لطف سائی حاصل کی۔ [illegible] انہیں کی چال اوٹھائی بدر منیر۔ بے نظیر۔ زہرہ جمال۔ [illegible] خصال۔ اب زبان سے کیا کہیں کہ کیا کیا لطف اٹھائے۔ اکثر مجمع میں سب سے لب سینہ سے ہی مل گیا۔ ایسی ہی باتیں تو ہیں۔ جنہیں سن سن کر آزادی کی ہوا خواہ پیر پنجہ کے ہزار پردے کی دھجیاں اڑا رہے ہیں۔ مگر یہ کمبخت ایسا مطبوع ہے کہ کسی طرح چھوٹتا ہی نہیں۔ جب کسی گل بدن غنچہ دہن کی تعریف سنی رشک سے جل گئے کہ ہائے عورتیں جب ان سے ہزار درجہ بہتر ہوں تو کیوں نہ تعریف کی جاوے۔

شمع ہے کیا جس کے گرد دو چار پروانہ نہوں۔ حسن ہمیشہ مٹتے دو چار بسمل ہوتے کچھ [illegible] رہتے۔ شہروں شہروں حسن کے قصہ مشہور ہوئے۔ افسوس ان پر بس انہیں شرم نہیں آتی۔ مگر [illegible] کی بات کہ پیش مردان بباید [illegible] میری بھی صلاح ہے کہ آپ ضرور سمجھئے۔ گر کل کا ارادہ ہو تو آج سے دیکھیں معشوقانہ اداؤں کی تعلیم آپ نے [illegible] سے لکھی ہے۔ اور ہاں میرے نزدیک اس کا ایک محکمہ خاص قایم کر دیا جاوے جس میں ناز و ادا کی تعلیم ہو۔ مولویوں کے لئے زیادہ دقت بھی نہ ہوگی۔ لکھنو کی اکثر طوائفیں موجود ہیں جب اوس سے سارٹیفکٹ حاصل کر کے [illegible] ماہ چہار دہ بن کے [illegible] ہوں گے تو فیشن عام کے بازار کی گرمی ملاحظہ کرنا۔ دور دیکھئے گا کیا کیا شہرتیں ہوتی ہیں۔ کتنے بسمل ہوتے کس قدر [illegible] یاد کی بھولی بھولی باتیں عشق کی ہوائی ادائیں۔ بس کچھ پوچھئے نا لانا [illegible]۔

ع

بانہ لانا کچھ کیسی ہی

شیدا۔ بارانکی

انقلاب زمانہ

ای دنیا کے سونے والو جاگو ہوش سنبھالو

عجب زمانہ ہے قیامت قریب ہے۔ کیا آپ کو ہنوز شک ہے؟ کیا آپ نے اس سال کئی واقعہ قیامت کے آثار کے نہیں سنے۔ افسوس کہ محبت دنیا سے اٹھ گئی اور واقعی اٹھ گئی۔ جس کا نام پاک محبت ہے۔ وہ در اصل اب ہوں ہی۔ صرف محبت کا نام ہی نام ہے محبت کا دنیا [illegible] خاطر بھی ایک قیامت کا اثر ہے۔ افسوس آئے دن ایک نہ ایک ایسا واقعہ ہو جاتا ہے۔ کہ ہم کو اگلا زمانہ یاد آتا ہے۔ غضب تو یہ ہے کہ اسپر بھی ہمکو خیال نہیں ہوتا۔ لیجئے اور سنئے۔ لاہور میں ایک ڈاکٹر نے ایک غضب کیا۔ جسکو سنکر ہم کو عبرت ہونی چاہیے۔

اس شیطان کے نائب نے ایک معصوم صفت لڑکی سے اس طرح منہ کالا کیا جسے لکھتے ہمیں خود شرم معلوم ہوتی ہے۔

اس کی مفصل کیفیت اس طرح ہے کہ لڑکی مذکور ڈاکٹر کے مکان پر اکثر جایا کرتی تھی۔ کیونکہ اس کو اس کی بیوی نے بہن کہا تھا اور یوں ہی بہن ہی نہیں کہا تھا بلکہ اس کے ساتھ برتاؤ بھی اسی قسم کا رکھا تھا۔ جس سے یہ دوڑ دوڑ کے اس کے مکان پر جایا کرتی تھی۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ ڈاکٹر کی بیوی باہر چلی گئی۔ اور کمبخت کی ماری یہ لڑکی اس کو ملنے۔ مکان پر پہونچی یعنی مار آستین ڈاکٹر جو گھات پر ہی ڈٹا ہوا تھا لڑکی نے دریافت کیا بہن گھر میں ہیں اس کے جواب میں ذات شریف نے یہ فقرہ کہا کہ ہاں وہ گھر ہی میں ہیں۔ اور آج تمکو بہت یاد کرتی تھیں۔ اس غریب کو کیا معلوم تھا کہ یہ آستین کا سانپ نکلیگا۔ یہ در حقیقت ہوئی مکان میں چلی گئی ڈاکٹر کے آنے کہنے میں وہ حرام جہا گیا تھا یہ بھی اوس کے ساتھ ہی مکان میں گھس گیا اور ظالم نے آخر [illegible] لڑکی کو زمین پر دے مارا اور منہ کالا کرنا شروع کر دیا۔ جب لڑکی کے چیخنے کی آواز باہر نکلی تو پڑوسیوں نے اسکے نوکر سے دریافت کیا (جسکو کہ وہ پہلے سے ہی یہ سکھا کر ڈیوڑھی پر بیٹھا گیا تھا کہ اگر کوئی یہ دریافت کرے کہ ڈاکٹر صاحب کہاں ہیں تو کہنا کہ کہیں باہر گئے ہیں) کہ یہ کیسی چیخنے کی آواز اندر سے آتی ہے۔ نوکر نے یوں ہی اوٹ پٹانگ سا جواب دیا کہ مجھے نہیں معلوم۔ پھر انہوں نے دریافت کیا کہ ڈاکٹر صاحب کہاں ہیں۔ نوکر نے جواب دیا کہ کہیں باہر گئے ہوئے ہیں۔ وہ لوگ لڑکی کی چیخیں سنکر فوراً تاڑ گئے کہ ضرور کچھ دال میں کالا ہے۔ اتنے میں اس لڑکی کی ڈھونڈ

پڑھنے کو کہاں گئی بڑے دیر سے دیکھائی نہیں دی - جن لوگوں نے اس لڑکی کو اس کے گھر میں سے جاتے دیکھا تھا اُنہوں نے فوراً بتا دیا کہ بڑی دیر ہوئی کہ ہمنے اوس کو اس مکان کے اندر جاتے دیکھا ہے - اور غالباً یہ چیخنے کی آواز اُسی کی ہے اتنا سنتے ہی لوگ دروازے توڑ کر اندر داخل ہوئے - وہاں جا کر دیکھا تو تمام بستر خون سے تر ہے - لڑکی بے ہوش پڑی ہوئی ہے اور گالوں کے اوپر کئے زخم دانتوں کے لگے ہوئے ہیں - اور ان زخموں سے خون جاری ہے - یہ خیر ہوئی کہ وہ شیطان آدمیوں کے اندر ہونے سے پیشتر پچھے کے کھڑکی سے رفو چکر ہو گیا تھا ورنہ بچا کی ایسی مرمت ہو جاتی کہ چھٹی کا دودھ یاد آجاتا - اور ابھی تک روپوش ہے - دیکھئے نتیجہ کیا نکلتا ہے

راقم
نتیجہ کار بدکا کار بد ہے
بقلم
بی - ایل - دل -

نیا طرز نیا ٹھاٹھ

(مخمس بر غزل عشرت از ناشاد عشاق پوری)

مسند دیار فنا میں کو سمجھتا ہو نہیں کہاٹ
ہو گئی وہ دو غم درد رنج و الم کی کل گھاٹ
خنجر نومیدی و حسرت مرے دل کو کاٹ
عیش دنیا سے طبیعت ہو گئی بالکل اوچاٹ
زندگی عشق بتان میں ہو گئی ہے بار اہاٹ
جاہل میں مہمان مسلمان برہمن اور جاٹ
کوسنے دلبر ہیں ہے مجھ پانگی ہے کوئی اٹ
غرب دو پر کو ہو دلدار کی گردن کاٹ کاٹ
خنجر قاتل سے منہ کو لگ گئی ہے خون کی چاٹ
ابرو جنگ دیکھتا ہو تو میں ہی لگا گہاٹ
بات اوس کی مان تو ہو عاشق جان باز ہو
ہو غلط گو اوس کو سمجھو کوئی دم ساز ہو
جی میں ہے منہ چوم لوں شوخ سراپا ناز ہو

حسرت بے انتہا کا کس طرح انداز ہو
اسپے دنیا میں نہیں ملتے تر اندازہ ادبا
فصل گل میں جب مجھے سودا بسر ہو جاتے ہے
مجکو سودائی سمجھکر سب کو ڈر ہو جاتے ہے
جس گلی جاتا ہوں سنسان رہگذر ہو جاتا ہو
جب کبھی بازار کی جانب گذر ہو جاتے ہے
بہاگ جاتے ہیں بہا بت چھوڑ کر سب پر لوٹ
کسلیے یہ سچ ہے کیا ہو گیا ہے دلنشین
ذکر الفت پر زدو کیوں رہا اے مہ جبین
بے گمان یہ ناز کی باتیں نہ کہہ دے کہین
آپ گھبرائیں نہیں میں بے تکی کہتا نہیں
دلمیں کیا سمجھے ہوئے ہو کچھ بھی پشانی پر بنا
مختلف ہوں صورتیں گو پر سراپا ایک ہیں
ہم نہیں کچھ جانتے ہیں نیک و بد کیا ایک ہیں
رہبر الفت کے سب ملجا و ماوا ایک ہیں
عشق کی اقلیم میں ادنی و اعلےٰ ایک ہیں
شیر اور بکری جہاں پیتے ہیں پانی ایک گھاٹ
دیکھکر احوال کو اپنے سراسر واہیات
تلک جب کی اس کی کچھ تو ذہن میں آئی یہ بات
کوئی ڈھونڈھ ہیں منتی ہم اوپراہ لیں اوس کی سات
کیا عجب تیکوں کے باعث پائیں عاصی بھی نجات
ڈر نہ دیتا نہیں ہے پاتیں ادہر کو لات
گرہیں منظور ہو تو آسمان میں ٹھہر لیں کہیل
اور سمندر گر جو چاہیں تو بنا لیں مار جیل
اپنے ذہن اور فہم کو بیکار ہے یہ قال و قیل
ہم نہ تو دنیا میں نہیں ہو گا کوئی ہمسا جبل
پہ کریں کیا اٹھا چکر دکری ہے پہلاٹ
مجکو پیدا کر دو کیا باوے تلیان پار کا
تاکہ ہیں بھی دیکھوں مطلب تمہارے عبارہ کا
دھایا اور ہر گاگری اوس سرکار کا
پر نہ گھن ہی نہیں جانتے ہیں غبار کا
کچھ بھی ہو جائے بلا سے پر نہیں چھوڑوں ہٹ
ماشقوں سے نبھ نہیں سکتی ذرا بھی آن بان
تلک کچھ عشق میں تہی ہو نہ رہتی ہے زبان
حال ہیرا دیکھکر عشاق پڑ ہیں ہاتھ کان
پاس جاؤ ہوں اگر دن مجکو سمجھے ہیں گمان
اور جو کہتا ہوں میرا ہیرا کچھ ہیں کو ناٹ
آدمی اوس بات کو کہیں کو جو بادہ فروش ہو
ملنے کی خواہش ہے تم کو یاد نوش ہو
دہیان میں کس کے بجو کسلیے مدہوش ہو
سچ بتاؤ آج کیوں تصویر سے خاموش ہو
بندہ پرور کچھ زبر کیا گئی ہے کروٹ
جب سے لندن دل کیا گئج وہیں مشہور ہے
عیش ہر ایسے ہے سیلاب ہی کا نور ہے
خیر و ابر کو کہاں پاؤ گے وہ تو دور ہے
گرہی رنگین بیانی دیکھنی منظور ہے
شیشہ مے لا کے رکھدو تاکہ دکھلائیں ٹھاٹھ
میں مری آرام دم بھر بھی نہ تہا اونکو کہین
جب ہوا بیمار کچھ بھی پایا ہے اونکو یہین
پر نہ جانے اس دفعہ کیا ہو گیا ہے دلنشین
میرے گھر آنے لگا اب نام بھی لیتے نہیں
بہرو سے ہیں خدا نے پڑ گیا بیر اٹا
ترک کردو الفت خوبان کو ہو تو نیکنام
آدمی ہو کر پڑے ہیں عاشقی کے بیکام
ان سے ناشاد کو کہنا ہی ہے لیکن کام
چھوڑ دے عشق بتان عشرت مبرا
کٹ ہو جائیگی تیری عمر کا اربا کیا

کوک شاستر مسمیٰ مراۃ العیش

اور بالخصوص نوجوانان مایوس العیش کی دستگیری
تمام تندرستی کے واسطے مجرب نسخے کوشش بلیغ سے
جمع کئے ہیں جن کے عوض میں اہل ثابت کیا جان بھی
قربان کرنے کو دریغ نہ کریں گے چار باب مردون
اور دو عورتون سے متعلق ہیں مع ۵۰ تصویر فی جلد
[illegible]

المشتہر

راجہ دیبا پرشاد - محلہ قانون گویان - مراد آباد

دلپسند خضاب

ہم دیکھتے ہیں کہ اس زمانہ میں لوگون کو خضاب
کا بیحد شوق ہو گیا ہے اسی وجہ سے اشتہار بازون
نے وہ طوفان مچا رکھا ہے کہ پناہ بخدا۔
اکثر شکایتی خطوط ہمارے پاس آتے رہتے
ہیں۔ کسی خضاب کی نسبت یہ شکایت ہوتی ہے
کہ اس نے منہ تو خاصا کالا ہو جاتا ہے صرف ہاتھ
پاؤں سپید ہونے کی کسر رہ جاتی ہے۔ کسی کے
نسبت یہ شکایت ہوتی ہے کہ تھوڑے سے بال پہلے
سے کالے بن جاتے ہیں کسی کی نسبت یہ شکایت
ہوتی ہے کہ بو کے مارے دماغ پھٹنے لگتا ہے
ہم نے بھی بمبئی کے چند اشتہار بازون کے خضابون کا
امتحان کیا واقعی ان میں کوئی نہ کوئی عیب ضرور پایا۔
جب اپنے اخبار کے خریدارون سے شکایتیں سنتے
سنتے ہمارا ناک میں دم آگیا تو ہم کو ان کی شکایتیں رفع
کرنے کا خیال پیدا ہو گیا۔ خدا کے فضل و کرم سے ایک نسخہ ہم کو دستیاب
ہو گیا۔ ہم نے اچھی طرح تجربہ بھی کر لیا۔ اس خضاب میں کسی
طرح بھی کوئی نقص نہیں دیکھا۔ علاوہ اس صفت کے کہ
سپید بال خوب سیاہ کر دیتا ہے یہ ایک بڑی صفت ہے
کہ بہت خوشبو ہے جس کو ضرورت ہو شوق سے اس کو
استعمال کرے۔ ترکیب استعمال پرچہ اسکے ساتھ بھیجا جاتا ہے
قیمت فی بکس ۸ علاوہ محصول پارسل۔ نقد قیمت یا ویلیو
کی درخواست آنے پر بھیجا جائیگا۔ المشتہر [illegible]

خضاب لاجواب دلپسند خاص و عام

اے شائقین صاحبان کیا ہی ایک نادر تحفہ
آپ کے پیش نظر نہیں آیا ہے جو کئی سال کے تجربہ
اور کوشش بلیغ سے مرکب کیا گیا ہے۔ اس کے ایک
دفعہ کے استعمال سے آپ صاحبان تجربہ کنندگان
کی داد دینے میں ہرگز توقف نہ فرمائیں گے وہ تحفہ کیا ہے
(خضاب لاجواب) مانند روغن کے لگانا نہیں لگا دیگر
پانچ منٹ میں بالکل قدرتی سیاہی پیدا دیکھ لیجئے
طرفہ تر یہ کہ پندرہ یوم تک پھر آئندہ لگانے کی حاجت
نہیں رہتی۔ بال بالکل نرم اور چمکدار رہتے ہیں۔ اسکی
قیمت بالکل قلیل رکھی گئی ہے جس سے ہر شخص فائدہ
اٹھا سکے۔ قیمت فی بکس ایک روپیہ۔ محصول بذمہ خریدار
پانچ بکس کے خریدار کو ایک بکس مفت دیا جائیگا۔ ہر دو صاحبان
کی تعمیل بذریعہ ویلیو پے ایبل ہوگی۔ ہمارے پاس صدہا
سارٹیفکیٹ اس خضاب لاجواب کے موجود ہیں لیکن بوجہ
عدم گنجائش چند صاحبوں کے صرف نام نامی ذیل میں
درج کرتے ہیں آپ بے اطمینان کے سبب صاحبان ذیل
سے تصدیق کر سکتے ہیں۔

(۱) آغا حسن علی صاحب - بالی گنج - کلکتہ
(۲) احمد شاہ صاحب " "
(۳) بابو امیر علی صاحب - پرانا قلعہ - راولپنڈی -
(۴) محمد حسین صاحب گورے اسٹر - رسالہ جیکب آباد
(۵) حکیم امام علی صاحب - گرداباد اربعہ کلکتہ

المشتہر

حضرت مولانا عاشق یزدانی سید نور شاہ ہمدانی پوسٹ
آفس مانڈوی بمبئی۔

خضاب مذکورہ بالا مندرجہ ذیل پتہ پر بھی مل
سکتا ہے - منشی عبدالرحمن آزاد - قریب دفتر
پنچ بہادر - بھنڈی بازار بمبئی۔

اسلامی دنیا

بابعالی سے فرمان صادر ہوا ہے کہ حمد ثینون اور
پیراون کی پنشن مقرر ہے اونہیں ماہ بماہ دیا کرے
کیونکہ بعض نے شکایت کی ہے کہ ہمیں وقت پر پنشن نہ
ملنے سے بہت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔

حلب میں ایک یہودن نے جو ایک بہت بڑے تاجر
کی بیٹی ہے دین اسلام قبول کیا اسلامی نام عائشہ
رکھا گیا۔

یمن سے کہ سلسلہ تار برقی قائم ہو رہا ہے
وہ جسدان تک مکمل ہو گیا ہے اور اسکا دوسرا
سلسلہ جو جدہ سے ملایا جائیگا قنفدہ تک پہنچ گیا ہے
جو قنفدہ سے تین منزل ہے۔

عدن سے خبر آئی ہے کہ ترکی دار آفس نے بابعالی
سے درخواست کی ہے کہ ایک فرمان اس مضمون کا
جاری کیا جائے کہ چند ترکی جہاز ہمیشہ بحیرۂ قلزم میں
گشت کرتے رہیں۔ ایک جہاز جزیرۂ فرسان میں مقیم رہا کرے
جو بحیرۂ مذکور میں ترکی بیڑہ کا ہیڈ کوارٹر ہوگا۔

المؤید مخبر ہے کہ شیخ مبارک والی کویت نے صالح
بن مہنا سابق امیر حدود قاسم واقع نجد کو اس غرض سے
مصر روانہ کیا ہے کہ وہاں سے چند فوجی افسر افواج کویت کی
کو قواعد سکھانے کے لئے لائے۔

ولایت سالانیک میں ایک جدید جہازون کی تیاری کا حکم
دیا گیا ہے جس میں ذوات عثمانیہ کی مشینیں لگائی جائیں گی۔
آستانہ علیہ کی صدر کمیٹی نے جبل اسود میں سفیر سلطانی
کے پاس سہزار قرش کی چھپا ہوئی رسیدیں ان لوگون
کو دینے کے لئے ارسال کی ہیں جو حجاز ریلوے میں
چندہ دیں۔ ایسا ہی شمال کے مسلمانون کے پاس ایک ہزار
چندہ کی رسیدیں بھیجی گئی ہیں۔ کیونکہ وہاں ان لوگون نے خواہش ظاہر
کیا ہے کہ حجاز ریلوے کے اعانت میں حصہ لیا ہے۔

جاسوسون رپورٹین

لارڈ کچنر رپورٹ کرتے ہین کہ کرنل برانڈ رادر ڈوکنس نے کمانڈنٹ بیڈن ہورسٹ اور ۱۳ اور ڈچون کو وارمبرگ مین مقام سٹرنگاونٹین پر گرفتار کیا۔ لارڈ کچنر کا خیال ہے کہ اس فتح کا اثر ڈچون پر بہت اچھا ہوگا۔ ۲۰ نومبر کو کمانڈنٹ میرٹز نے ویلیمش کوپ پر حملہ کیا تھا اوس مین ڈچون نے ذریعہ آبرسانی کو پوریطرح روک رکھا تھا مگر وہان کے بہادر محافظین نے بڑی شجاعت سے مقابلہ کرکے اوس مقام کی حفاظت کی۔ ہمارے تین سپاہی مقتول اور پندرہ خفیف مجروح ہوے اور خود کمانڈنٹ میرٹز سخت مجروح ہوا۔

چکیون کی تعمیر کی جدید ترکیب نے یہ اچھا اثر دکھایا کہ اب جوہانسبرگ کے اطراف ۱۰۰ میل تک ڈچون کا نام و نشان بھی باقی نہین رہا ہے۔

رمنگٹن نے ۲۳ ڈچون کو ہیلبرون کے مغرب مین گرفتار کیا۔ علاوہ ازین بہت سامان رسد اور ۵۷۳ گھوڑون پر بھی قبضہ کیا۔

روم دارالسلطنت اٹلی مین اٹلی کے وزراء خارجہ اور برٹش فرنچ اور جرمن سفیرون کا ایک جلسہ منعقد ہوا تھا جس مین یہ تصفیہ ہوا کہ آئندہ ۳ سال کے لیے یونان کا پرنس جارج کریٹ کا گورنر مقرر کیا جائے۔

گریٹ برٹن۔ امریکا اور جاپان۔ چین پر بڑا زور ڈال رہے ہین کہ منچوریا کے متعلق کوئی معاہدہ ہماری مرضی کے بغیر نہ کیا جائے۔ جاپان نے اطلاع دی ہے کہ منچوریا مین روس کو جو فوائد دیے گئے ہین اوسے سنتے ہی چینی بہت بگڑ بیٹھے ہین۔

اخبار ڈیلی نیوز جوہانسبرگ کے ایک تار سے ظاہر ہے کہ امید ہے کہ چند روز مین ہماری ضروری ترقی ہوگی اور جنرل بوتھا ٹرانسوالیون کا ایک جلسہ اس غرض سے منعقد کرنے والا ہے کہ موجودہ حالت پر غور کیا جائے۔

لارڈ کچنر ۱۷ ماہ حال کو رپورٹ کرتے ہین کہ کیپ کالونی کے شمال مین جنرل کرٹزنگر جو ہماری چکیون کی لائن کو عبور کرنے کی کوشش مین سخت مجروح ہوکر گرفتار کیا گیا۔ اس ہفتہ مین کل ۵۷ ڈچ کام آئے۔ لارڈ کچنر کا بیان ہے کہ اس ہفتہ مین تسلی بخش ترقی ہوئی ہے۔ ہماری فوج بہت محنت اور مستعدی سے کام کر رہی ہے اور تمام فوج مین اعلی درجہ کا جوش ہے اور دشمن کا خاتمہ کرنے کی حتی الامکان کوشش کر رہی ہین۔ کرٹزنگر کی گرفتاری کی خبر سنکر وہ لوگ بہت خوش ہونگے جو لڑائی کا بہت جلد خاتمہ دیکھنے کے مشتاق ہین۔ جنرل کرٹزنگر ڈچ کمانڈرون مین بہت اعلی تسلیم کیا جاتا ہے اور کیپ کالونی مین برٹش فوج کو بہت سی شکستین اسیکی بدولت ہوئی ہین۔ اس کی بہت سی فتوحات جنرل ڈیویٹ کی فتوحات پر بھی سبقت لے گئی ہین۔ چار ہی روز کا ذکر ہے کہ اسنے ایک اعلان شائع کیا تھا کہ کیپ کالونی کا ایک حصہ ڈچون کے ممالک مین شامل کیا گیا تھا وہ بدستور ہے اور انگریزون کو مدد کرنے والے باشندون کو سخت سزا کی دھمکی دی تھی مگر اپنی دھمکی کی تعمیل کے لیئے وہ بہت مدت تک آزاد نہ رہ سکا اور اب چونکہ وہ مجروح ہوکر گرفتار ہو چکا ہے اسلیئے جنگ جنوبی افریقہ کا عنقریب خاتمہ ہوا جاتا ہے۔

قیاس کیا جاتا ہے کہ جنگ جنوبی افریقہ کے ختم ہونے کے بعد خاکی رنگ کے بدلے فوجی لباس کا دوسرا رنگ ہوگا۔

جنوبی افریقہ جانے کے لیئے اور چند پلٹن فوجین جمع کی گئی ہین۔ اور حکم ہوا ہے کہ دو ہزار والنٹری کی نوبت پہونچ گئی [illegible] مین جنوبی افریقہ کیطرف روانہ ہوسکے۔

صاحب رزیڈنٹ کشمیر نے پونچھ مین سرکار راجہ صاحب کے ہمراہ ایک دن مین ۱۳ چیتے شکار کیے۔

کشمیر کی خبر ہے کہ جدید رزیڈنٹ صاحب کو ریلوے کا خاص شوق ہے ۲ سال سے ۵ سال تک کی میعاد مین ضرور تیار کیجائیگی۔ جمون سے براہ اسلام آباد سری نگر تک ہوگی۔ انجینیر مدر سول صاحب کو یہ کام سپرد کرینگے۔ [illegible]

افغانستان مین جاڑے سخت ہین۔ ترکستان و ہرات کے رستے بوجہ برفباری کے بند ہوگئے۔

پشاور مین مصنوعی جنگ کی گئی ۲۰۰ روسی فوج درہ خیبر سے آگھسی۔ پشاورہ فوج نے خوب دانت کھٹے کیئے۔

کشمیر مین دریاے جہلم کے پل از سرنو اوپلان طریق پر تعمیر کیئے گئے۔ بلحاظ صحت و صفائی شہر کے نالون کو گہرا بنا رہے ہین۔

سرحدی وزیری پر کرنل ہاگ صاحب نے ایک اور چھاپہ مارا۔ چار برج مسمار کیئے۔ بہت غلہ برباد کیا۔ ۳۰ وزیری بعد رائفل گرفتار کیئے۔ چونکہ جدید فوج کے لیئے سامان رسد بافراط جمع کرلیا ہے اسلیئے سرکوبی کا کام کئی ماہ تک جاری رہے۔

تجویز ہے شاہ عالم پناہ کے جلسہ تاجپوشی پر مسلمانان بنگلہ دیش مسلمانان کی ہمدلی سے مہما نیابت بھیجیں۔

میرٹھ میں ایک ڈپٹی کلکٹر پر الزام رشوت کی تحقیقات پر ڈپٹی پنڈت کشن پرشاد مصروف نام۔

مہاراجہ صاحب کوچ بہار کے بڑے لڑکے بکا صاحب نے لندن کی یونیورسٹی میں کمیشن منصب حاصل کیا۔

خزانہ امرتسر میں آٹھ ہزار کا غبن ہوا ہے اخبار مذکور نے ظاہر کیا ہے۔ ملازم فراری ہوا۔

کابل کی خبر کہ امیر صاحب نے حکم دیا دوکاندار لوگ نرخ وغیرہ چھپا نہ کریں۔ اور نئے تعمیل کا وعدہ کیا۔

کوئٹہ میں سررشتہ آبرسانی کی توسیع کے لئے گورنمنٹ انڈیا نے ساڑھے سات لاکھ روپیہ منظور کیا۔

مدراس گورنمنٹ نے آبرسانی بر ہاسپور کے لئے ۱۰ ہزار ڈسٹرکٹ بورڈ کے لئے ۱ ہزار۔ ٹوٹی کورن کے لئے ۲ ہزار ۵۰۰ روپیہ منظور فرمایا ہے۔

زور دیتے ہیں کہ کوئٹہ سے سیستان تک ریلوے جلد بنائی جاوے روس مشہد تک ضرور بناویگا۔

کراچی میں تجارتی جہازوں کے محصول کی آمدنی سے بچا ہے ۱۰ لاکھ ۷۰ ہزار کے ۱۰ لاکھ ۱۴ ہزار آیا۔ میونسپلٹی کی آمدنی پچھلے سال ۷۰ ہزار روپیہ زیادہ تھی۔ اور کل خرچ ۵ لاکھ ۷۰ ہزار تھا۔

ضلع فرخ آباد میں مکہ معظمہ کی یادگار کا چندہ ۱۰ ہزار تک پہونچا۔ جمع کیا گیا ہے۔

سرحد کے مجسٹریٹ پولٹیکل جنرل ڈینگ نے ...وزر حملہ کیا۔ بہت گاؤں اور برج مسمار کئے۔ غلہ کے ذخیرے جلا دئے۔ نقصان مقابلتاً تھوڑا اٹھانا پڑا۔

لارڈ کچنر صاحب ہندی منصب کمانڈر انچیف ہر ماہ مارچ میں روانہ ہو سکیں گے شاید اکتوبر آیندہ تک آئیں۔

لاشکیو میں ایک برہمن سٹر جلنز بالزام افیون ناجائز گرفتار ہو کر منڈالے لائے گئے۔ افیون ۱۰ ہزار تولہ وزنی تھی۔

لاہور میں دو چوہے مارنے پر ایک پیسہ انعام دینگے ڈاکٹر سی اے آون صاحب ہیلتھ افسر کے بیٹے مانگے گئے ہیں

کلکتہ میں کوشش ہے کہ اینگلو انڈین کے بچوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے ایک خاص کالج قایم کیا جائے یہ کالج موزوں کوہی مقام پر ہوگا۔ ایک جنگ بھی خاص اینگلو انڈین کے لئے قایم کرنا ہے ہیں۔

پنجاب کے جنگی لاٹ صاحب میرٹھ انبالہ سے راولپنڈی میں واپس آئے۔

ہائیکورٹ دکانوں میں کل شہادتیں لیکر ۳۰ دسمبر کو سٹنہ میں اجلاس کرینگی۔ پہلے پایا ہے۔ مہاراجہ پٹنا کی حیدری جان کا نام کنول کور والدہ مہاراجہ رکھا تہا۔ وہ بدستور مسلمان ہے۔ بقول گرم کا ندی ایک گواہ کے۔

سول سٹیشن لاہور کے لئے تین چار خاص انسپکٹر صفائی مقرر کریں گے۔ خرچ بشرط مناسب ہونے میونسپلٹی پر ڈالیں گے۔

کرنل سینکی مجسٹریٹ چھاؤنی لوگانوں فوت ہو گئے۔

چترال میں جاڑے نرم ہیں۔ ابھی برف نہ پڑی ہے۔

مدراس میں بحری طوفان سے جل تھل ایک ہو گیا۔ بازاروں میں نہریں چلیں۔ درخت اکھڑ کر بہتے ہوئے دریا کے جھونپڑے بہ گئے۔ ریلوے اُٹھ سے برباد ہوا۔ نقصان جان کا بچاؤ رہا۔ کیونکہ پہلے سے خبردار ہو گئے تھے۔

مہاراجہ چراندرنگھ صاحب لارڈ کی انڈین ایسوسی ایشن کے لئے پچیس ہزار روپیہ کے عطیہ تجدید فرمائی۔

قلعہ جونپور میں قیمتی کمان گرانے کی پائی گئی۔ امتحان میں عمدہ کوئلہ ثابت ہوا۔ علاقہ سے بہتر ہے۔

ریاست نابھہ میں بھی وبائے طاعون نمودار ہے ۴ دیہات آلودہ ہیں۔

مدار زوہیر کے زلزلہ سے متصل قندہار ۱۴ دیہات تباہ ہو گئے۔ دو آدمی مر گئے اور کئی زخمی ہوئے۔

جنرل ایجرٹن صاحب ٹانک میں تشریف لائے فوج برگیڈ کا چارج لیکر ٹانک کو صدر مقام بنایا ہے۔

آئندہ مین بلئن مدراس خوشی گذرہ کرنا تھا پر مصروف کار ہے۔ جب بندوقوں سے مسلح کر دیگئی ہے۔

پاوندہ تاجران افغانستان سے براہ گومل وارد ہند ہوئے۔ ۳۰ ہزار اونٹ ہمراہ لائے ہیں۔ وزیریوں نے کچھ نقصان نہیں اٹھایا۔

آنریبل لالہ مدن گوپال رائے بہادر کیمپٹرفی ایک کہتری لوجوان تعلیم جاپان کے لئے بھیجا گیا ہے۔

سرحدی قوم وزیریوں کی سرکوبی کی مزید کاروائی پر فالتو خرچ کا اندازہ ۸ لاکھ کیا جاتا ہے۔

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلا طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۱۵ دسمبر	۴۳	۱۸	۹۹
۱۶ ر	۳۳	۲۱	۱۲۶
۱۷ ر	۴۲	۲۳	۱۳۲
۱۸ ر	۴۴	۲۴	۶۱۵
۱۹ ر	۳۷	۲۹	۱۲۴
۲۰ ر	۳۳	۳۰	۱۲۱
۲۱ ر	۳۵	۲۲	۱۱۰

منشی عبید الرحمن مطبع ... بازار میں حکیم محمد عبدالمجید فرخ دہلوی مالک ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا